بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان کے دینی حلقوں کا اصولی موقف

۲۸ مارچ ۲۰۰۲ء کو ہمدرد کانفرنس سنٹر لٹن روڈ لاہور میں روزنامہ پاکستان ویلغار کے زیر اہتمام ''خلافت راشدہ کانفرنس'' منعقد ہوئی جس کی صدارت جمعیۃ اتحاد العلماء پاکستان کے صدر مولانا عبد المالک خان نے کی اور پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی مہمان خصوصی کے طور پر شریک ہوئے جبکہ کانفرنس سے خطاب کرنے والوں میں جمعیۃ اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا میاں محمد جمیل، جمعیۃ العلماء پاکستان کے مولانا قاری زوار بہادر، جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مولانا عبد الرؤف فاروقی، مولانا خلیل الرحمٰن حقانی، تحریک خلافت پاکستان کے ڈاکٹر معظم علی علوی و مولانا خورشید احمد گنگوہی، مولانا پیر سیف اللہ خالد، مولانا غلام رسول راشدی اور مولانا عبد الرشید ارشد کے علاوہ روزنامہ پاکستان کے مینجنگ ڈائریکٹر عمر مجیب شامی اور ممتاز دانش ور اور کالم نگار جناب عطاء الرحمٰن شامل تھے۔

کانفرنس میں تمام راہ نماؤں کی توثیق کے ساتھ ایک مشترکہ اعلامیہ پیش کیا گیا جو متفقہ طور پر منظور ہوا۔ موجودہ معروضی صورت حال میں ملک کی دینی قوتوں کے اصولی موقف کے طور پر یہ اعلامیہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

☆ روزنامہ پاکستان / یلغار لاہور کے زیر اہتمام منعقد تمام مکاتب فکر کے جید علما پر مشتمل اس خلافت راشدہ کانفرنس کے شرکا حکومت پاکستان اور عالم اسلام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اسلام کے نظام حکومت، خلافت راشدہ کو اس کی اصل روح کے تحت بحال کریں۔

☆ ہر مکتبہ فکر کے جید علما پر مشتمل یہ ملک گیر اجتماع یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ آئین پاکستان کو مکمل طور پر بحال کیا جائے اور تمام مکاتب فکر کے اکابر علما کے ۲۲ نکات سمیت خلافت راشدہ کی بنیادیں، اللہ رب العزت کی حاکمیت اور اس کی مقرر کردہ حدود میں جمہور کا اقتدار و اختیار، قرآن وسنت کا نظم وضع کیا جائے اور آئین میں متعین دفعات ۶۲، ۶۳ کے تحت حکمرانوں کی صفات بھی نافذ العمل کی جائیں۔ ان بنیادوں کو وہ اسمبلی پہلے ہی طے کر چکی ہے جو بانیان پاکستان پر مشتمل تھی۔ اس لیے یہ کانفرنس مطالبہ کرتی ہے کہ آئین پاکستان کو مکمل طور پر بحال کیا جائے، اس پر کما حقہ عمل

درآمد کیا جائے، ایسے تمام اقدامات جو قرآن وسنت کے خلاف ہیں، انہیں فی الفور کالعدم قرار دیا جائے مثلاً جداگانہ انتخابات کا نظام ختم کرنا آئین کی بھی خلاف ورزی ہے اور اسلام کی روح کے ساتھ بھی مطابقت نہیں رکھتا۔

☆ فحاشی، عریانی اور رقص وسرود کی محافل ختم کی جائیں۔ مخلوط معاشرہ اور مخلوط طریق انتخاب ختم کر دیا جائے۔ نظامِ تعلیم کو اسلام کے مطابق بنایا جائے۔ دینی تعلیم کو سرکاری اداروں میں بھی رائج کیا جائے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے دینی فریضہ کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔ کلمہ حق کہنے پر پکڑ دھکڑ اور قید وبند کی انگریزی استعمار کی روایت کو ختم کیا جائے اس لیے کہ اسلام کا نظام، نظامِ خلافت ہے اور نظامِ خلافت میں حکمرانوں پر تنقید کی نہ صرف یہ کہ اجازت ہے بلکہ اس کا حکم ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے فرمایا تھا کہ میری اطاعت کرو جب تک میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کروں اور اگر میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت لازم نہیں ہے۔

پاکستان میں الفت ومحبت پیدا کرنے، حکمرانوں اور عوام میں نیز سیاسی جماعتوں اور حکمرانوں اور مختلف طبقات میں کشمکش کو ختم کرنے کا واحد ذریعہ نظامِ خلافت کی بحالی، قرآن وسنت کے نظام کا نفاذ اور اس پر عمل درآمد ہے۔ اسی نظام کو اپنا کر عالم اسلام کو متحد کیا جا سکتا ہے۔ اسی نظام کی تقلید سے امت مسلمہ کو اس کا کھویا ہوا مقام واپس دلایا جا سکتا اور عالم اسلام کو کفر کے ظلم وجور اور یلغار سے بچایا جا سکتا ہے۔

☆ یہ اجتماع علماءِ اسلام سے بھی نہایت دردمندی کے ساتھ اپیل کرتا ہے کہ وہ باہمی فرقہ وارانہ اختلافات کو نظر انداز کرتے ہوئے خلافتِ راشدہ کو معیار بنائیں، پوری طرح اتفاق واتحاد قائم کر کے ملک کے اندر امن وامان بھی قائم کریں اور پاکستان کو خلافت راشدہ کا نمونہ بنانے کے لیے عملی جدوجہد کریں۔

بغاوت کی دستک

افغانستان سے متعلق حکومتی پالیسی سے لے کر جہادی تنظیموں پر پابندی کے حکم نامے سمیت بعض ایسے اقدامات کیے جا رہے ہیں جن پر ہر ذی شعور فرد تحفظات کا اظہار کر سکتا ہے۔ خاص طور پر عدلیہ کے حوالے سے جو آرڈی ننس جاری کیا گیا ہے، اس کے مضمرات کے پیش نظر جنرل پرویز مشرف ہٹلر کی ہمسری کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ برطانویوں کی طرح انگریزی بولنے پر فخر کرنے والوں کو یہ بات بھی جاننی چاہیے کہ برطانوی لوگ کرامویل کے عہد کو اپنی تاریخ کا حصہ نہیں مانتے لیکن جنرل موصوف نے دستور کی دھجیاں اڑاتے ہوئے عوام پر آمریت مسلط کر رکھی ہے۔ نتائج وعواقب سے بے پروا ہو کر مخصوص ومحدود مشاورت کے ساتھ اختیار کی گئی موجودہ نہج انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ دل چسپ بات یہ ہے کہ جنرل صاحب کے آقاؤں نے ہی ایسی خطرناک نہج کے نتائج وعواقب سے بچنے کے لیے بعض فیصلے کروا رکھے ہیں جو بین الاقوامی قانون کا حصہ شمار ہوتے ہیں۔ ۱۹۴۵ء کے نورم برگ ٹربیونل (Nuremberg Tribunal) اور ۱۹۶۱ء، ۱۹۶۲ء میں ایچ مین (Eichman) کے ٹرائل اور اپیل کے

مندرجات آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہیں۔ ہٹلر کے عہد میں قائم ڈیتھ کیمپوں کے منتظمین کے حق میں bawality of evil کے عنوان سے دلائل پیش کیے گئے کہ انہوں نے صرف حکومتی احکامات کی پیروی کی تھی۔ وہ عام سے معمولی لوگ تھے اور غیر معمولی حالات کا شکار ہو گئے۔ ان کے پاس کوئی چوائس نہیں تھی سوائے اس کے کہ اپنے سے برتر لوگوں کے احکام پر عمل درآمد کریں لہذا ان لوگوں نے کوئی جرم نہیں کیا لیکن ۱۹۴۵ء اور ۱۹۶۱ء، ۱۹۶۲ء میں ان کے موقف کو رد کر دیا گیا۔ ان فیصلوں کے مطابق طے پایا کہ:

۱۔ کسی بھی تنظیم سے، چاہے وہ حکومتی ہو، وابستہ افراد یہ جاننے کے ذمہ دار ہیں کہ ان کے اعمال سے کون سے رسمی مقاصد حاصل کیے جا رہے ہیں لہذا مقصد سے دانستہ چشم پوشی کسی بھی اعتبار سے اخلاقی یا قانونی دفاع کا سبب نہیں بنے گی۔

۲۔ تنظیموں کے افراد جن سے تقاضا کیا جاتا ہے کہ وہ معقول انداز سے کام کرتے ہوئے غیر معقول مقاصد حاصل کریں، ان کا یہ قانونی حق اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ ایسے احکامات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیں۔

۳۔ تنظیموں کے ارکان اور اس معاشرے کے ارکان جن میں یہ تنظیمیں کام کرتی ہیں، ان تنظیموں کے ''حتمی مقاصد'' کی بابت جاننے کے ذمہ دار ہیں۔ اگر یہ مقاصد غیر معقول ہیں تو ان میں تبدل وتغیر کے بھی ذمہ دار ہیں۔

اگر ان تین نکات کے بین السطور کو مدنظر رکھا جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا بین الاقوامی اور انسانی قدروں کی پاس داری کے لیے جنرل موصوف کے احکامات کو ماننے سے انکار کر دیا جائے؟ میرا خیال ہے معاشرے کے صبر کا پیمانہ لبریز کرنے کے لیے دستور سے بالاتر De facto سیٹ اپ ہی کافی ہے۔ اس سے بڑھ کر غیر انسانی اور بین الاقوامی قدروں سے متصادم آرڈی نینسوں کا اجرا بغاوت کو ہوا دے سکتا ہے۔ مذکورہ بین الاقوامی ضابطے میں یہ بغاوت حق ہی نہیں، فرض بھی قرار دی گئی ہے۔

(پروفیسر میاں انعام الرحمٰن)

قافلہ معاد

☆ ملک کے بزرگ عالم دین اور مایہ ناز مفتی حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ گزشتہ دنوں کراچی میں انتقال فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم کے دورۂ حدیث کے ساتھیوں میں سے تھے اور برصغیر پاک وہند کے بلند پایہ علماء کرام اور مفتیوں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ انہوں نے ساری زندگی دینی علوم کی تدریس واشاعت اور عامۃ المسلمین کی دینی راہ نمائی میں بسر کی اور ان کی سرپرستی میں ''الرشید ٹرسٹ'' نے افغانستان اور دیگر مظلوم خطوں کے مظلوم اور بے سہارا مسلمانوں کی کفالت وخدمت کی وقیع

خدمات انجام دیں۔ ہزاروں علماء کرام نے ان سے علمی وروحانی فیض حاصل کیا اوران کی تعلیمات وارشادات سے لاکھوں مسلمانوں کی اصلاح ہوئی۔

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر کے بھانجے اور مولانا زاہدالراشدی کے پھوپھی زاد بھائی مولانا سید محمد عالم شاہ عاصم ہزاروی گزشتہ دنوں لاہور میں اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ان کا تعلق لمی (بٹل) ہزارہ سے تھااوروہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی بڑی ہمشیرہ کےفرزند تھے۔انہوں نے مدرسہ نصرۃ العلوم میں دینی تعلیم حاصل کی اورفراغت کے بعد گزشتہ ربع صدی سے لاہور میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔انتہائی شریف النفس،سادہ مزاج اورخداترس بزرگ تھےاورعلمی وتدریسی ذوق کے حامل تھے۔

☆ جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے بزرگ راہ نما الحاج محمد ابراہیم عرف حاجی کالے خان گزشتہ روز ۸۵ برس کی عمر میں انتقال کر گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ حضرت مولانا مفتی عبدالواحد رحمہ اللہ تعالیٰ کے قریبی ساتھیوں میں سے تھےاورانہوں نے گوجرانوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم وتشکیل اوراسے پروان چڑھانے میں سرگرم کردارادا کیا۔ دینی تحریکات اورسماجی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھےاورآخر عمر تک بڑھاپےاورضعف کے باوجودان خدمات میں مسلسل متحرک رہے۔انہوں نے مدرسہ نصرۃ العلوم کے قیام اورتعمیروترقی میں بھی حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی دامت برکاتہم کے رفیق کار کی حیثیت سے سرگرم حصہ لیا البتہ آخر عمر میں بعض انتظامی امور پراختلافات کے باعث وہ مدرسہ نصرۃ العلوم کی انتظامیہ کے ساتھ منسلک نہ رہے تھے۔

☆ محلّہ رسول پورہ گوجرانوالہ جمعیۃ علماء اسلام کے ایک دیرینہ خدمت گزار جناب محمد اویس انصاری گزشتہ دنوں انتقال کر گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔وہ مولانا زاہدالراشدی کے ذاتی دوستوں میں سے تھےاوردینی کاموں میں ہمیشہ متحرک رہتے تھے۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائیں،ان کی حسنات کوقبولیت سےنوازیں،سیئات سے درگزر کریں،آخرت کی منزلیں آسان فرمائیں، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کریں اورپس ماندگان کوصبروحوصلہ کے ساتھ ان کی حسنات کی پیروی کی توفیق ارزانی فرمائیں۔آمین یارب العالمین (آمین)